بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۷ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۔ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۴۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو

مومن ہر نئی کامیابی پر اللہ تعالےٰ کی معرفت میں اور زیادہ ترقی کرتا ہے

"اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہو گئی۔ اس کے بعد انکی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس سے اللہ تعالےٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا"

(الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گرتہ کی تکلیف میں قدرے افاقہ ہے البتہ کمزوری بدستور چل رہی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے لیکن ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

درخواست دعا

مکرم میر مسعود احمد صاحب مبلغ سکنڈے نیویا کا اکلوتا بیٹا عزیز مشہود احمد جو حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ کئی دنوں سے خون کے سرطان سے بیمار ہے۔ بچے کو علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا ہے۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق حالت بہت تشویشناک ہے۔ ہمارا خدا قادر و قیوم خدا ہے۔ وہ ہر حال میں شفا دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ لہٰذا صحابہ حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اس مجاہد کے اکلوتے بیٹے کے لئے جو ہزاروں میل دور اسلام و احمدیت کی تبلیغ میں مصروف ہے خدا تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس بچے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ کیلئے دعا کی تحریک

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا آج میو ہسپتال میں گردہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر عصمت انور صاحب اپریشن کریں گے۔ آج صبح حضور کی طرف سے ایک جانور بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

انسان کو خدا نے بیشمار طاقتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں

ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے نفس کی اصلاح کر کے ان طاقتوں کو بروئے کار لائیں

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالبرکات کے خدام سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ خدام کو اپنے نفوس کی اصلاح کر کے خدا تعالےٰ کی ودیعت کردہ طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا یہی وہ طریق ہے کہ جس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ آپ خدام الاحمدیہ محلہ دارالبرکات کے سالانہ تربیتی جلسہ میں اعلیٰ کارکردگی کے انعامات تقسیم فرمانے کے بعد خدام سے خطاب فرما رہے تھے۔

مجلس دارالبرکات کا یہ سالانہ اجلاس کل بعد نماز مغرب محلہ کی مسجد میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی صدارت میں شروع ہوا۔ پہلے تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم نصر اللہ صاحب ناصر زعیم محلہ دارالبرکات نے اپنی مجلس کی سالانہ کارگزاری سے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ا ر اکتوبر ۶۳ء

مسئلہ کفر و اسلام

ہم نے ایک گذشتہ اداریہ میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تحقیقاتی عدالت میں اس بیان سے کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان نہیں۔ پیغامیوں کی یہ الزام تراشی کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے سراسر غلط ہے۔ ہم نے حضرت میاں محمد صادق صاحب کے بیان سے ہی وضاحت کر دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شروع ہی سے یہ عقیدہ تھا اور یہ بیان کوئی تبدیلی عقیدہ کی وجہ سے نہیں ہے۔

بات یہ ہے کہ ان دوستوں کو "امتی نبوت" اور اس کے مضمرات کفر دون کفر وغیرہ کو سمجھنے میں ہمیشہ غلط فہمی رہی ہے یا وہ اس غلط فہمی میں دیدہ و دانستہ مبتلا رہنا پسند کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی وضاحت حقیقۃ الوحی میں بایں الفاظ کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"کفر دو قسم پر ہے۔

(اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسولؐ کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹ ، ۱۸۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کفر جو کسی کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت سے خارج کر دیتا ہے وہ اور ہے اور ایسا کفر کسی مستقل نبی کے انکار کی وجہ سے مستلزم ہوتا ہے۔ لیکن کفر کی ایک قسم جس کو اصطلاح میں کفر دون کفر کا نام دیا گیا ہے ایسا کفر نہیں ہے کہ امت محمدیہ سے خارج کرتا ہو گو وہ اسلام سے اسلامی اصول کے انکار کی وجہ سے خارج ہی کیوں نہ سمجھا جائے مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ

من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفرا۔

یعنی جس نے تعمد سے نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔ اب ایسے آدمی کو ہم امت سے خارج نہیں کر سکتے کیونکہ وہ خدا رسولؐ اور قرآن کریم کا انکار نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ ایک بنیادی اسلامی فرض کو عمداً چھوڑ دیتا ہے اور اس طرح وہ امت کے اندر رہ کر کفر کا ارتکاب کرتا ہے اسی طرح جو شخص مسیح موعود کو نہیں مانتا اور خدا رسول اور قرآن کو مانتا ہے وہ اس کفر کا مرتکب نہیں ہوتا جو اسے امت محمدیہ سے خارج کر دیتا ہے البتہ چونکہ وہ ایک پیشگوئی کا جو پوری ہو گئی ہے انکار کرتا ہے اس حد تک وہ کفر کا مرتکب ضرور ہوتا ہے مگر اس کفر کی وجہ سے وہ گو اسلام سے خارج ہو جاتا ہے مگر امت محمدیہ سے خارج نہیں ہوتا۔

ایک شخص کے مسلمان ہونے اور امت محمدیہ میں شمار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ خدا رسولؐ اور قرآن کریم پر ایمان لائے۔ اس سے وہ امت محمدیہ میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کو تمام شہری اور سیاسی حقوق امت محمدیہ کے مطابق حاصل ہو جاتے ہیں لیکن ایسا شخص اگر عمداً نماز ترک کر دیتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اسلام کے ایک بنیادی اصول کو عمداً ترک کرتا ہے۔ جو شخص نماز ہی نہیں پڑھتا وہ اسلام کا کس طرح دعویٰ کر سکتا ہے پھر بھی ایسے شخص کو کوئی اسلامی سے اسلامی حکومت بھی اسلامی حقوق سے محروم نہیں کر سکتی البتہ قیامت کے دن ان کا محاسبہ ضرور ہو گا بلکہ شاید ان لوگوں سے بھی بڑھ کر پائے گا؟ جو اللہ تعالےٰ رسول اللہ اور قرآن کریم پر سرے سے ایمان ہی نہیں لاتے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا وہ بموجب نصوص صریحہ قرآن اور حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اوّل قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا۔" (ایضاً)

ظاہر ہے کہ کفر دون کفر سے اہل قبلہ کی تکفیر اس معنی میں نہیں ہوتی کہ وہ امت محمدیہ ہی سے خارج ہو گیا ہے اور اب اس کے ساتھ ان کافروں کا سا سلوک ہونا چاہیئے جو سرے سے خدا رسول اور قرآن کریم پر کبھی ایمان ہی نہیں لائے۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یا دیگر علمائے احمدیت نے جہاں جہاں یہ لفظ استعمال کیا ہے وہ اسی معنی میں کیا ہے کہ ایسے لوگ امت محمدیہ سے خارج نہیں ہوتے وہ امت محمدیہ کے فرد ہی رہتے ہیں تاہم جو اسلام کے بنیادی اصولوں پر عمل نہیں کرتے اور اپنے زمانہ کے امام کی پیروی سے گریزاں رہتے ہیں من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ اب غور کریں تو میتۃ جاھلیۃ اور کفر دون کفر کا مفہوم واحد ہے۔

الغرض میاں محمد صادق صاحب وغیرہ دوستوں کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی اجازت اسی لئے دی گئی تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے انکار کی وجہ سے وہ امت محمدیہ ہی کے فرد تھے اور اس سے خارج نہیں تھے لہذا ان کی شمولیت کی اجازت خود اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا کبھی یہ عقیدہ نہیں تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو ماننا اس معنی میں جزو ایمان ہے کہ آپ کا انکار کرنے والا امت محمدیہ سے خارج ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ "نبوت" کا نہیں بلکہ امتی نبوت کا دعویٰ ہے اور ہم احمدی آپ کے اس دعوے کو تسلیم کرتے ہیں خود امتی نبوت کے الفاظ ہی ثابت کرتے ہیں کہ آپ کو ماننا جزو ایمان نہیں ہے کیونکہ جو آپ کو نہیں مانتا وہ امت محمدیہ کا ہی فرد رہتا ہے اس سے باہر نہیں ہو جاتا اور نہ وہ مرتد کہلاتا ہے چونکہ احمدیوں کے سوا باقی تمام فرقے جب اپنے فرقے سے غیر فرقہ کو کافر کہتے ہیں تو وہ اس کو خارج از امت محمدیہ قرار دیتے ہیں اسی لئے وہ ان کو کافر مرتد اور واجب القتل ٹھہراتے ہیں۔ احمدیوں کا ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ ہم مسیح موعود کا انکار کرنے والے مسلمانوں کو امت محمدیہ ہی کا فرد مانتے ہیں اور ان کو تمام وہ سیاسی حقوق دینے کے قائل ہیں جو شریعت اسلامیہ مسلمانوں کو دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم عام طور پر یہ لفظ استعمال نہیں کرتے اور ہمیشہ غیر از جماعت مسلمانوں کو مسلمان ہی کہہ کر پکارتے ہیں۔ ہمارا تمام لٹریچر اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ ایک نازک مسئلہ ہے اور اس سے غلط فہمی ہو سکتی ہے ہو سکتی کیا ہے ہوئی ہے اور بعض لوگوں نے خاص کر پیغامیوں نے دیدہ و دانستہ اس کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے استعمال کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحم کرے۔

درخواست دعا

میری بچی ع۔ بیّنہ امۃ الباسط ایاز مورخہ ۱۹۔ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے افریقہ جا رہی ہے احباب ہر طرح کی خیر و عافیت کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

۲۔ برادرم مکرم ملک بشیر احمد صاحب (نیوی والے) وکٹوریا روڈ کراچی کچھ عرصہ سے لگاتار بیمار چلے آ رہے ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ملک منصور احمد ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر خیرپور)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے چند اوصاف حمیدہ

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مقیم لاہور

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو مرفوع الی اللہ ہوئے آج بیس دن گزر چکے ہیں۔ مگر جب بھی ربوہ جانے کا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ آپ کی کوٹھی "البشریٰ" کا منظر نظروں کے سامنے سے پھر جاتا ہے۔ پھر خیال آتا ہے اب وہاں کس کی زیارت سے دل کو ٹھنڈک پہنچاؤ گے؟ کس کے سامنے دکھ سکھ کی بات کر کے مفید مشوروں سے مستفید ہو گے؟ اللہ اللہ! کیا پاک وجود تھا۔ جس سڑک پر سے گزر رہا ہوتا تھا۔ سڑک بھری بھری معلوم ہوتی تھی۔ اور لوگوں کا ایک ہجوم ساتھ ہو جاتا تھا کوئی مصافحہ کرتے ہوئے اپنے لئے دعا کی درخواست کر رہا ہے کوئی اپنے کسی عزیز کی بیماری کا ذکر کر رہا اور اس کی شفایابی کے لئے دعا کا طالب ہے کوئی سفر پر جاتے ہوئے سلام کے لئے حاضر ہوا ہے۔ کوئی واپسی پر ملاقات کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ مگر آپ ہیں کہ ہر شخص کی بات پوری توجہ سے سنتے اور اسے مشوروں سے نوازتے ہیں۔ آپ کی نورانی شکل، لمبا قد، وجیہہ چہرہ، موٹی موٹی مگر نیم وا آنکھیں۔ ابھری ہوئی ناک۔ بھرے بھرے ہاتھ پاؤں اور جسیم اور پُر وقار وجود کو دیکھ کر ہر شخص یہ سمجھنے پر مجبور تھا کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں ہے۔

مجھے خوب یاد ہے غالباً ۱۹۳۷ء کی بات ہے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ حیدرآباد سندھ میں تشریف لے گئے تو حضور کے ساتھ آپ کے علاوہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور محترم شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔ ان ایام میں مسٹر حافظ شہر حیدرآباد کے سٹی مجسٹریٹ تھے۔ وہ گو احمدی نہیں تھے۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا ذکر سن کر انہیں قدرتی طور پر دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ اور انہوں نے حضور کے استقبال، شہر اور مضافات شہر کی صفائی کا خاص اہتمام کیا تھا۔ ڈاک بنگلے میں حضور کا قیام تھا۔ اور مسٹر حافظ خود بنفس نفیس ان سندھی احمدیوں کو کھانا کھلا رہے تھے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور زیارت کے لئے ارد گرد کے علاقوں سے حاضر ہوئے تھے اس موقعہ پر جب مسٹر حافظ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو گہری نگاہ سے دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضور شیخ یوسف علی صاحب مرحوم پرائیویٹ سیکرٹری کی پیش کردہ ڈاک ملاحظہ فرما کر انہیں جوابات بھی دے رہے ہیں ملاقاتیوں کی باتیں بھی بڑے غور سے سن کر انہیں مناسب جوابات سے نواز رہے ہیں۔ خود مسٹر حافظ نے بعض باتیں کیں۔ جن کے حضور نے تسلی بخش جوابات دئے۔ انہوں نے حضور کی اس ذہانت اور چوکسی کو دیکھ کر مجھے کہا کہ میں نے دنیا میں ایسا انسان کوئی نہیں دیکھا۔ جو ایک وقت میں کئی کام کر رہا ہو اور ہر کام کی طرف اس کی پوری توجہ ہو۔ یہ کہہ کر انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ شخص جو حضرت کے دائیں طرف بیٹھا ہے۔ حضور کا پرائیویٹ سیکرٹری ہونا چاہیئے۔ پھر کہا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں یہ کون ہے؟ جب میں نے انہیں بتایا کہ یہ حضور کے چھوٹے بھائی ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ تبھی ان کے وجود میں ایک خاص قسم کی جاذبیت پائی جاتی ہے۔ گویا آپ کی وجاہت اس قسم کی تھی۔ کہ کوئی شخص بھی آپ کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔

ایک خاص خوبی آپ میں یہ پائی جاتی تھی کہ لین دین کے معاملات میں انتہا صفائی پسند تھے۔ اول تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو کسی سے قرض لینے کی نوبت ہی بہت کم آتی تھی لیکن اگر آپ قرض لیتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے۔ روپیہ واپس کرتے وقت کچھ نہ کچھ زیادہ دیتے تھے اور معاہدہ کے اس قدر پابند تھے کہ ناممکن تھا کہ واپسی قرض کی تاریخ مقررہ سے ایک گھنٹہ بھی بعد میں قرض ادا کریں۔ اس طرح آپ اس بات کے بھی متمنی رہتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ سے قرض لے تو عین وقت پر واپس کرے۔

ایک خاص وصف آپ میں یہ پایا جاتا تھا کہ آپ بعض اوقات اپنے ادنیٰ خدام کو بھی مشوروں میں شامل کر لیتے تھے

میں نے کسی ماتحت پر آپ کو سختی کرتے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی۔ کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ماتحت عملے کو اپنے اندر یہ شعور پیدا کرنا چاہیئے کہ افسروں کی اطاعت کرنا ثواب کا کام ہے

ایک موقعہ پر جب خاکسار کا ایک ایسی جگہ تبادلہ ہوا جو مجھے پسند نہ تھی تو خاکسار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا جہاں تمہارا تبادلہ کیا گیا ہے فوراً وہاں چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ بہتری کے سامان پیدا کر دے گا۔ چنانچہ میں نے فوراً حکم کی تعمیل کی۔ اور اس تبادلہ کی وجہ سے مجھے اس قدر فائدہ ہوا۔ جس کا مجھے گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

غرض آپ ہمیشہ یہ چاہتے تھے۔ کہ کارکنوں میں اپنے افسروں کی اطاعت کا ایسا جذبہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان کے احکام کی تعمیل کے لئے ہر وقت کمربستہ ہوں۔ گزشتہ سے پیوستہ سال محترم مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد اور خاکسار نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مشرقی پاکستان کے دورہ پر گئے۔ تیج گاؤں کے ایک احمدی نے ہمارے جانے سے قبل خواب دیکھا تھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے دو نمائندے مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے کے لئے بھیجے ہیں۔ اور ہمیں ارشاد فرمایا ہے کہ ان کی اطاعت کرنا۔ جب ہمیں یہ خواب سنایا گیا۔ تو ہم نے اس سے فائدہ اٹھا کر انہیں تحریک کی کہ جو دوست نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔ وہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور جو چندوں کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ اپنے بقائے صاف کریں۔ ہماری اس تحریک کا خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھا اثر پڑا۔ چنانچہ جب ہم سارے مشرقی پاکستان کا دورہ کر کے ایک ماہ کے بعد پھر نرائن گنج واپس پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ اس جماعت میں کافی بیداری پائی جاتی تھی ہمارا یہ طریق تھا کہ ہم ساتھ ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی رپورٹ بھجواتے رہتے تھے۔ جب ہم نے اس احمدی دوست کی خواب لکھی تو آپ بہت خوش ہوئے اور ہمیں لکھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا دورہ انشاء اللہ کامیاب رہے گا نیز لکھا کہ مجھے مشرقی پاکستان کے احمدیوں سے بہت محبت ہے۔ وہ دیندار لوگ ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں ایمان اور اخلاص میں مزید ترقیات عطا فرمائے۔

انتظامی امور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ ساری عمر آپ مختلف نظارتوں کے انچارج رہے ربوہ میں دفتر حفاظت مرکز کا چارج آپ ہی کے پاس رہا۔ آپ کی وجہ سے ہر درویش جب پاکستان آتا تھا۔ تو آپ کو مل کر ایک نئی امنگ اور نیا جذبہ لے کر واپس جاتا تھا آپ تمام درویشوں اور ان کے خاندانوں کے لئے بمنزلہ باپ کے تھے۔ ان کی ہر قسم کی تکالیف کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش فرماتے تھے۔

علاوہ ازیں جماعت کے غرباء اور یتیم طالب علموں اور بیواؤں کی خبرگیری گویا بھی آپ نے اپنے ذمہ بطور فرض مقرر کیا ہوا تھا مخیر احباب کو آپ تحریک فرماتے رہتے تھے کہ جماعت کے غریب طبقہ کے لئے جو امداد آپ لوگ کر سکتے ہیں۔ آپ کو کرنی چاہیئے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آپ کی کوٹھی کے صحن میں اکثر دو چار حاجتمند عموماً ملاقات کی انتظار میں بیٹھے نظر آتے تھے۔

جماعت کی دینی تربیت کا جو فکر آپ کو دامنگیر رہتا تھا۔ اس کا اندازہ آپ کی تقریروں، تصانیف، مضامین مندرجہ الفضل اور خطوط سے لگ سکتا ہے۔ آپ ہر وقت اس فکر میں ڈوبے رہتے تھے کہ جماعت کے نوجوان اپنے بزرگوں کے رنگ میں رنگین ہو کر میدان عمل میں نکلیں اور خدمات بجا لانے میں فرحت محسوس کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کی وفات سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا پُر ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔ نہ پھر مسیح موعودؑ پیدا ہوں گے اور نہ یہ مبشر اولاد صفحہ ہستی پر چلتی پھرتی نظر آئیگی۔ یوں تو سلسلہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور انشاء اللہ ترقی کرتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اس کی جڑیں تمام دنیا میں گڑ جائیں گی۔ اور ایک عظیم درخت بن جائے گا۔ جس کے سایہ میں کروڑوں اور اربوں انسان آرام پائینگے لیکن جو برکات ان پاک اور مبارک وجودوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان سے یقیناً دنیا محروم ہوتی جا رہی ہے۔ دعائے جنازہ میں جو یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ لا تفتنا بعدہ ڈر ہے کہ کہیں جماعت کسی فتنہ میں نہ پڑے۔ اسلئے دوستوں کا فرض ہے کہ اس کمی کو جو مبارک اور پاک وجودوں کی وفات سے پیدا ہو رہی ہے۔ استغفار۔ درود شریف، تسبیح و تحمید اور مالی اور جانی قربانیوں سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ یقیناً استغفار، دعائیں صدقات اور قربانیاں آنے والی بلاؤں اور ابتلاؤں کو دور کرنے کا ایک آزمودہ کار نسخہ ہیں جماعت کے احباب کو بہت کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہیئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے تا ان برکات کا سلسلہ جو ان پاک وجودوں کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے ہمارے اندر دیر تک قائم رہے۔

آجکل حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ آپ کا وجود بھی ہمارے لئے بہت سی برکات کا موجب ہے۔ ذرین مبشرہ کی آپ بھی ایک درخشندہ گوہر ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت اور عافیت عطا فرمائے اور ہم آپ کی دعاؤں اور انفاس قدسیہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ٹکٹ داخلہ

اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

۱۔ اکثر مجالس کو فارم برائے حصول ٹکٹ داخلہ بھجوا دئے گئے ہیں۔ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اپنا اپنا فارم قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ ہمراہ لائیں اور ۲۵ تاریخ کو جمعہ سے قبل یا معاً بعد دفتر بیرون نزد گیسٹ مقام اجتماع سے اپنا ٹکٹ داخلہ حاصل کر لیں۔ دفتر جمعہ سے قبل ۸ بجے تا ۱۱ بجے کھلا رہے گا۔

۲۔ ٹکٹ داخلہ اجتماع میں شامل ہونیوالے ہر خادم کے لئے ضروری ہے خواہ وہ قائد ہوں۔ قائد ضلع ہوں یا قائد علاقائی ہوں یا نمائندہ شوریٰ ہوں۔

۳۔ فارم برائے حصول ٹکٹ داخلہ زیادہ سے زیادہ ۲۰ اکتوبر سے پہلے پہلے وصول ہونے والی درخواستوں پر بھیجے جا سکیں گے۔ جملہ قائدین اس کی طرف توجہ فرما دیں۔

والسلام

خاکسار فضل الٰہی انوری
منتظم دفتر بیرون

تصحیح

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۶۳ء کے الفضل میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے متعلق جو مضمون چھپا ہے اس کا عنوان درست شائع نہیں ہوا صحیح عنوان یوں ہے "حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے شمائل کا مختصر تذکرہ"۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ساکن مکیانہ ضلع گجرات بعض مشکلات میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد سعید
محلہ دارالرحمت غربی۔ ربوہ

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

● ایک یورپین احمدی کا دورہ ● ریڈیو پر تقاریر ● لٹریچر کی اشاعت
● عربی کی تعلیم

(از مکرم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

عرصہ زیر رپورٹ میں لیگوس میں درس و تدریس کا سلسلہ حسب دستور جاری رہا۔ مغرب کی نماز کے بعد عربی اور قرآن کریم کی کلاس مسٹر حمزہ سینا لیتے رہے اور اس کے بعد خاکسار احباب جماعت کے سوالوں کے جوابات دیتا رہا اور جماعت سے متعلق مختلف امور پر مشورہ کیا جاتا رہا۔ بعض اوقات غیر از جماعت اصحاب بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر بعض امور کے متعلق سوالات پوچھتے رہے۔ اور بعض ضروری مشورے دیتے رہے۔

برادرم ناصر زلکسکی صاحب کا دورہ

ہمارے یورپین احمدی بھائی ناصر زلکسکی صاحب گذشتہ سہ ماہی کے اخیر پر نائیجیریا تشریف لائے تھے۔ انہوں نے مغربی اور مشرقی نائیجیریا کے بعض شہروں کا دورہ کیا ابادان میں برادرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس نے اور اجیبو اوڈے میں برادرم فضل احمد صاحب افضل (جو وہاں کے ایک سکول میں پڑھاتے ہیں) کافی وسیع پیمانے پر انتظامات کئے ہوئے تھے۔ ابادان میں اف یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی زیر صدارت ایک پارٹی منعقد کر کے ناصر صاحب کو خوش آمدید کہا گیا جس کے جواب میں انہوں نے یورپ میں اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریب کا انتظام ایک امریکی دوست مسٹر خلیل محمود (جو احمدی ہیں اور یونیورسٹی کی لائبریری میں اسسٹنٹ لائبریرین ہیں) نے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ مسٹر خلیل محمود ایک نہایت جوشیلے اور مخلص نوجوان ہیں اپنے حلقہ میں زیر اثر احباب کو ہر ممکن موقع پر تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

مشرقی نائیجیریا میں برادرم چوہدری رشید الدین صاحب نے ناصر صاحب کی آمد کے لئے تمام ضروری انتظامات کئے ہوئے تھے جن کا تفصیلی ذکر ان کی اپنی رپورٹ میں موجود ہے۔

ناصر صاحب نے لیگوس میں دو ٹریننگ کالجوں میں تقریر کرنے کے علاوہ نوجوانوں کی ایک سوسائٹی جس کا نام اسلامک پریچنگ سوسائٹی ہے میں بھی تقریر کی۔ مغربی اور مشرقی نائیجیریا کے دورے میں ناصر صاحب کے ساتھ مسٹر حمزہ سینا تو تشریف لے گئے۔ مسٹر حمزہ سینا تو ہمارے بہترین ترجمان ہیں اور احمدیت کے جملہ مسائل سے بخوبی واقف ہونے کی وجہ سے جب گیمبیا میں پاکستانی مبلغ بھیجنے کی اجازت نہیں تھی تو یہی صاحب وہاں تشریف لے گئے تھے۔

ریڈیو پر تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب سابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے متعدد دفعہ ریڈیو پر تقاریر کرنے قرآن مجید کی تلاوت کرنے، سامعین کے سوالوں کے جواب دینے اور خطبہ جمعہ براڈکاسٹ کرنے کا موقع ملا۔ تقاریر میں سے ایک تقریر "حج کے روحانی پہلو" پر تھی۔ ایک اور تقریر "اسلام۔ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام" پر ہوئی۔

پریس

اخبار ٹروتھ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ اس عرصہ میں ناصر زلکسکی صاحب کی ریڈیائی تقریر کو نمایاں کر کے اخبار ٹروتھ میں شائع کیا گیا۔ عام طور پر پہلے صفحہ پر جلی سرخی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور کلمات شائع کئے جاتے رہے۔ مرکز کی طرف سے حال ہی میں جو کتاب "گناہ کے بندھن سے کس طرح نجات حاصل کی جاتی" چھاپی گئی ہے اس کی وسیع اشاعت کرنے کے لئے ساری کی ساری کتاب کو بالاقساط اخبار میں شائع کیا گیا۔ مذہبی سوشل اور اقتصادی امور پر اداریئل لکھے گئے۔ پاکستان کو مختلف رنگوں میں روشناس کرانے کی کوشش کی گئی۔ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کی خبریں شائع کر کے لوگوں میں دینی جذبہ ابھارنے کی سکیم کو عملی جامہ پہنایا گیا۔

لیگوس اور کانو کے دو روزناموں میں خاکسار ہر ہفتہ ایک کالم لکھتا رہا۔ ایک سنڈے نیوز پیپر نے ناجائز بچوں کے متعلق ایک تفصیلی مضمون شائع کیا۔ یہ مضمون یہاں کے کیتھولک آرچ بشپ اور خاکسار اور ایک دو دوسرے مذہبی کارکنان کے انٹرویوز پر مشتمل تھا۔ پریس کلب کی ایگزیکٹو کے ہمراہ فیڈرل منسٹر آف انفارمیشن سے پریس کلب کے بعض ضروری معاملات کے سلسلہ میں ملاقات کی خاکسار پریس کلب کا خزانچی ہے۔

اخبارات میں بعض ہماری غیر معمولی دلچسپی کی خبریں شائع ہوئیں مثلاً آرچ بشپ ریبرے کا بیان چھپا کہ افریقی لیڈر نیشنلزم اور عیسائیت کو ایک دوسرے کا تضاد سمجھتے ہیں اور عیسائیت سے کنارہ کش ہوتے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ایک اور خبر شائع ہوئی جس کا عنوان تھا کہ اسلام عیسائیت کی نسبت کیوں زیادہ ترقی کر رہا ہے۔

اخبارات کے صفحات میں ایک اور دلچسپ بحث بھی ہوئی۔ یہاں کچھ عرصہ سے ایک لوکل چرچ کے ہیڈ کی طرف سے یہ پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ مسجد اور گرجے چھوڑ کر ایک ہی عمارت میں تمام لوگ عبادت کریں۔ (ایسی ہی ایک سکیم امریکہ میں بھی چلائی جا رہی ہے لگو امریکہ والی سکیم اس سے کسی حد تک مختلف ہے) اور اس سلسلہ میں یہ بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ تمام مذاہب کے نام اڑا کر اس نئے مذہب کا نام اختیار کیا جائے اور یہ نام ہے GODIANISM یعنی صرف خدا کو ماننے والے۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں مضامین لکھے۔ اسکے بعد شمالی نائیجیریا کے گورنر نے جو مسلمان ہیں اس سلسلہ میں ایک بیان دیا جو میرے مضامین کی حمایت کرتا تھا۔ بعض دوسرے لوگوں نے بھی اس سلسلہ میں مضامین لکھے ہیں۔

ایک سنڈے پیپر نے معرکہ کربلا پر مضمون لکھا جو خاکسار کے ایک انٹرویو پر مشتمل تھا۔ خاکسار کے علاوہ ایک اور مسلمان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہوا تھا اور یہ کہا تھا کہ اگلے سال سے وہ معرکہ کربلا کی یاد منانے کا نائیجیریا میں بھی انتظام کریں گے۔

عربی کی تعلیم

نائیجیریا میں عربی کی تعلیم کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے چنانچہ کچھ عرصہ ہوا یہاں کی حکومت نے ایک عراقی ماہر تعلیم کو بلوایا تھا کہ وہ سکولوں میں عربی تعلیم کا جائزہ لیں ان صاحب نے خاکسار سے بھی اس سلسلہ میں گفتگو کی اور کونسل آف مسلم سکول پروپرائٹرز کی میٹنگوں میں بھی انہوں نے شرکت کر کے ہمارے خیالات کا جائزہ لیا اب انکی مفصل رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔

ہمارا عربی سکول الارو میں حسب سابق عربی کی تعلیم میں مشغول رہا۔ اس سکول کے انچارج برادرم مکرم مولوی فیروز محی الدین صاحب قریشی ہیں۔ یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ مسلمان سوسائٹیوں کو اس بات پر متفق کیا جائے کہ وہ سب مل کر ایک عربی کا شاندار سکول کھولیں۔

ڈاکٹر فشر کی کتاب

پانچ سال کا عرصہ گزرا کہ ایک انگریز پی ایچ ڈی کی ڈگری کے مقالہ کے لئے مغربی افریقہ میں احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لیے آئے انہوں نے نائیجیریا، غانا، سیرالیون اور گمبیا میں کچھ عرصہ قیام کر کے ضروری واقفیت حاصل کی۔ اس سلسلہ میں جملہ احمدیہ مشنوں نے ان سے پوری طرح تعاون کیا اور ان کو ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائیں ان کا مقالہ اب کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے

چونکہ اس کتاب میں بعض باتیں وضاحت طلب ہیں اور بعض باتیں نمایاں طور پر مخالفانہ رنگ میں لکھی گئی ہیں اس لئے مرکز نے خاکسار کو اس کتاب کا تام لکھنے کا ارشاد فرمایا چنانچہ خاکسار نے عرصہ زیر رپورٹ میں اس کتاب کا جواب لکھ کر مسودہ مرکز میں ارسال کر دیا۔

لٹریچر کی اشاعت

اس عرصہ میں ۲ پمفلٹ FRESH DIVINE CRY اور FULFILMENT OF THE LAW شائع کئے پہلا پمفلٹ پہلی دفعہ شائع ہوا ہے اور دوسرا دوسری مرتبہ۔ دوسرا پمفلٹ خاکسار کی ایک تقریر پر مشتمل ہے یہ تقریر مسلمان عیسائی ہندوؤں کی کانفرنس کے ایک اجلاس میں پڑھا گیا تھا کچھ عرصہ تک دس مسلمان دو دس عیسائی سہ ماہی اجلاس کیا کرتے تھے ان اجلاسوں میں ایک ہی موضوع پر ایک صاحب مسلمان یا عیسائی تقریر کرتے تھے اور پھر دوسری طرف سے سوالات کئے جاتے تھے اب کچھ عرصہ سے یہ سلسلہ بند ہو گیا ہے ایک رنگ میں یہ سلسلہ بہت مفید تھا، اور بہت حد تک یہ اجلاس خاکسار کی کوششوں کا نتیجہ تھا تفصیل پہلی کی رپورٹ میں درج کی جا چکی ہے۔

الوداعی تقریب

قائم مقام پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ایس اے پاشا کی نائیجیریا سے روانگی پر ان کے ملٹری آفیسر جو احمدی ہیں نے ایک پارٹی دی جس میں خاکسار بھی شریک ہوا

ہیٹنگز، مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج اور پولیس کلب کی میٹنگ میں شرکت کی مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج پرنسپل ہمارے احمدی بھائی مسٹر عبدالمجید صاحب بھٹی ہیں جو نہایت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں اگرچہ یہ کالج صرف گریڈ III کے لئے شروع کیا گیا تھا لیکن اگلے سال سے انشاء اللہ گریڈ II کی کلاس بھی شروع کی جا رہی ہے مکرم بھٹی صاحب کی مسلسل کوششوں کے باعث اب خدا کے فضل سے کالج کی اپنی عمارت بن چکی ہے اور کالج روز بروز ترقی پذیر ہے

آمد

کانو سے ایک مخلص دوست حاجی ابراہیم چند روز کے لئے لیگوس تشریف لائے اور مشن ہاؤس میں قیام کیا یہ صاحب نہایت جوشی اور اخلاص کے ساتھ ہمہ وقت تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں ابوالحسن ندوی صاحب کی ایک کتاب "قادیانی و القادیانیہ" سے پیدا شدہ بعض اعتراضات کے جواب حاصل کرنے آئے تھے چنانچہ ان کے قیام کے دوران ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے مسجد میں انہوں نے ایک تقریر بھی کی جس میں بتایا کہ کس طرح شمالی علاقہ کے لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ہمارے ایک دوست فوج کے ساتھ میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے کانگو گئے ہوئے تھے وہاں حسن کارکردگی کے باعث ان کو یو۔ این او کی طرف سے تمغہ بھی ملا اور ان کو کیپٹن کا عہدہ بھی دیا گیا عرصہ زیر رپورٹ میں وہ نائیجیریا واپس تشریف لائے تھے کانگو میں قیام کے دوران وہ پاکستانی احمدیوں سے ملتے رہے اور اپنے حلقے میں ہمارا لٹریچر اور اخبار ٹروتھ تقسیم کرتے رہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور مزید ترقیات سے نوازے آمین

نکاح کی تقریب۔ ایک احمدی نوجوان کا نکاح پڑھا گیا ایسے مواقع پر غیر از جماعت دوست کثرت سے تشریف لاتے ہیں چنانچہ تبلیغی اور دینی باتیں کہنے کا اچھا موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا ماہانہ لیکچر باقاعدگی سے ہوتا رہا اپریل کے مہینے میں ایک سمپوزیم منعقد کیا گیا جس کا موضوع تھا ملک کی بہترین خدمت کرنے کا کیا طریق ہے مئی میں مسٹر علیمی صافی جو حال ہی میں انگلستان سے واپس آئے ہیں نے مذہب اور اعلیٰ تعلیم کے موضوع پر لیکچر دیا اور جون میں مسٹر اعجا جولا۔ ایل ایل۔ ایم نے جو حال ہی میں تکمیل تعلیم کے بعد انگلستان سے واپس آئے ہیں نے اسلام اور خاندان کے موضوع پر تقریر کی ۱۹۵۵ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ تشریف لے گئے تھے تو مسٹر اعجا جولا بھی حضور سے ملے تھے اور حضور نے ان کی تعلیمی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا تھا اور خاکسار کو یہ بھی فرمایا تھا کہ جماعت کے نوجوانوں کو تعلیم کے حصول میں ہر قسم کی مدد دینی چاہیئے کیونکہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ہی لوگ مبلغین کے دست و بازو بنتے ہیں۔

ڈسپنسریاں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں ڈسپنسریاں نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں کانو سے اطلاع ملی ہے کہ ایک ہسپتال بنانے کے لئے زمین حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کرے آمین۔

جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی دفعہ فرمایا ہے مبلغ انچارج کا کام یہ ہے کہ لوگوں سے کام لے وہ ایک جرنیل کی حیثیت رکھتا ہے جو اپنی فوجوں کو لڑواتا ہے۔ نائیجیریا میں اس وقت خدا کے فضل سے کم از کم پچاس جگہوں پر مشن کی شاخیں ہیں اور ان تمام شاخوں پر کسی نہ کسی رنگ میں احمدیت کی ترقی کی کوشش کی جا رہی ہے، ان مشنوں کو باقاعدہ سرکلر بھیجے جاتے ہیں تبلیغی واقفیت بہم پہنچائی جاتی ہے لٹریچر چھپایا جاتا ہے اور مزید دینی خدمت کے لئے ابھارا جاتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کل کام تو ان مشنوں کے افراد ہی کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور

(باقی ص ۸ پر)

مجالس انصار اللہ ضلع گجرات کا نہایت کامیاب سالانہ اجتماع

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تشریف آوری

مجالس انصار اللہ ضلع گجرات کا سالانہ اجتماع ۱۱ اور ۱۲ اکتوبر کو مسجد احمدیہ گجرات میں منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم۔ مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے۔

۱۱ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماع کا افتتاح فرماتے ہوئے انصار اللہ کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے نصرت الٰہی کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور جماعت کو غلبہ اسلام کے لئے انتھک جدوجہد کی تلقین کی۔ افتتاحی تقریر کے بعد بطور صدقہ بکرا ذبح کیا گیا۔ جس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے توسیع مسجد احمدیہ گجرات کا سنگ بنیاد رکھا۔ بنیادی اینٹیں رکھنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ مکرم مولوی امام دین صاحب ساکن سدوکی۔ مکرم قاضی محمد نور الدین صاحب اجل ساکن گولیکی۔ مکرم منشی احمد الدین صاحب ساکن بجوکا نوالی مکرم مولوی عمر دین صاحب شادیوال مکرم میاں لال دین صاحب ساکن تتال نے بھی حصہ لیا۔ نیز خاکسار اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات نے بھی ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔ ازاں بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے پر سوز لمبی دعا کرائی

استقبالیہ دعوت

۴ ۱/۲ بجے بعد دوپہر خورشید کلب گجرات میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا۔ جس میں دو صد غیر احمدی معززین بھی شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جسے پوری توجہ اور انہماک سے سنا گیا۔ تقریر کے بعد حاضرین میں انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۱۲ اکتوبر کو دو اجلاس ہوئے جن میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب دیس مربی نے تقریر فرمائیں۔

آخر میں صدر محترم نے ایک ایمان افروز تقریر میں جماعت کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ پھر انصار اللہ کا عہد دہرایا اور پر سوز لمبی دعا کرائی خدا کے فضل سے حاضری نہایت خوشکن رہی اور ہر لحاظ سے اجتماع پر رونق اور کامیاب رہا۔

فالحمد للہ علی ذالک۔

خاکسار،
ڈاکٹر اعظم علی خان ناظم انصار اللہ
ضلع گجرات

سالانہ اجتماع
شوریٰ خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ جس کے لئے ایجنڈا اور مینرانیہ جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک اپنے نمائندگان کا انتخاب نہیں کیا۔ وہ جلد انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع دیں ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ہو سکتا ہے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا

قائدین ایجنڈا اپنی مجلس عاملہ میں پیش کر کے مجلس کی رائے سے اپنے نمائندگان کو مطلع کریں۔ تحریک نمائندگی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ قائد مجلس کی طرف سے ایک تصدیقی چٹھی نمائندگان کے پاس ہو کہ ان کا باقاعدہ انتخاب ہوا ہے اور ان میں سے کسی کے ذمہ بقایا نہیں۔

نمائندگان ایجنڈا مینرانیہ کی کاپیاں محفوظ رکھیں اور ہمراہ لائیں۔ ممکن ہے یہاں سے مزید کاپیاں نہ مل سکیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بائیسویں ۲۲ سالانہ اجتماع کا تفصیلی

پروگرام

۲۵-۲۶-۲۷ اخاء ۱۳۴۲ھ ش / اکتوبر ۱۹۶۳ء مقام اجتماع جلسہ گاہ سالانہ دار البرکات ربوہ

جمعۃ المبارک ——— ۲۵ر اکتوبر

۸ تا ۱۱ بجے قبل دوپہر خدام بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ داخلہ حاصل کریں گے۔ خطبہ جمعہ مسجد مبارک میں ٹھیک ایک بجے شروع ہوگا۔ نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر جمع کی جائے گی۔ اس کے معاً بعد خدام مقام اجتماع کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔

وقت	پروگرام
۲-۱۵	حاضری خدام مقام اجتماع
۲-۳۰ تا ۳-۳۰	تلاوت قرآن مجید۔ عہد۔ افتتاح
۳-۳۰ تا ۴-۰۰	درس قرآن مجید
۴-۰۰ تا ۴-۴۵	کبڈی نمبر ۱
۴-۴۵ تا ۵-۳۰	والی بال نمبر ۱۔ نمبر ۲۔ رسہ کشی
۵-۳۰ تا ۵-۴۰	وقفہ برائے تیاری نماز مغرب
۵-۴۰ تا ۶-۱۰	نماز مغرب۔ درس الحدیث
۶-۱۰ تا ۷-۴۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز عشاء
۷-۴۰ تا ۷-۵۵	نماز عشاء
۷-۵۵ تا ۸-۴۰	تقریری مقابلے معیار سوم
۸-۴۰ تا ۱۰-۰۰	علمی مقابلے (حفظ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن کریم۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۱۰-۰۰ تا ۱۰-۳۰	شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر)
۱۰-۳۰	شب بخیر

ہفتہ ——— ۲۶ر اکتوبر

وقت	پروگرام
۴-۰۰	صبح بیداری
۴-۰۰ تا ۴-۱۵	تیاری برائے نماز تہجد (سب خدام نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے مقام اجتماع میں پہنچ جائیں گے)
۴-۱۵ تا ۴-۴۵	نماز تہجد
۵-۰۰ تا ۵-۴۵	نماز فجر و درس قرآن مجید
۵-۴۵ تا ۶-۱۵	مشاہدہ و معائنہ (مقابلہ مضمون نویسی بھی ساتھ ہی شروع ہو جائیگا)
۶-۱۵ تا ۷-۳۰	ناشتہ
۷-۳۰ تا ۹-۳۰	۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز کی دوڑیں۔ وزن اٹھانا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ نیزہ پھینکنا۔ فٹ بال نمبر ۱ و نمبر ۲
۹-۳۰ تا ۱۱-۰۰	علمی مقابلے (عام معلومات)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰	پرچہ عام دینی معلومات (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰	تقریری مقابلے معیار دوم
۱۲-۳۰ تا ۱۲-۰۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز
۲-۰۰ تا ۲-۱۵	نماز ظہر و عصر
۲-۱۵ تا ۲-۴۵	ذکرِ حبیب
۲-۴۵ تا ۳-۱۵	پرچہ قرآن کریم (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)
۳-۱۵ تا ۴-۴۵	شوریٰ (سب کمیٹیوں کی رپورٹ پیش ہوگی)
۴-۴۵ تا ۵-۳۰	کبڈی نمبر ۲
۵-۳۰ تا ۵-۴۵	تیاری برائے نماز مغرب
۵-۴۵ تا ۶-۵	نماز مغرب و درس الحدیث
۶-۵ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز عشاء
۷-۳۰ تا ۷-۴۵	نماز عشاء
۷-۴۵ تا ۸-۳۰	تلقین عمل

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (۲) محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
(۳) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

وقت	پروگرام
۸-۳۰ تا ۹-۳۰	تقریری مقابلے معیار اوّل
۹-۳۰ تا ۱۰-۳۰	علمی و مذہبی سوالات کے جوابات
۱۰-۳۰	شب بخیر

اتوار ——— ۲۷ر اکتوبر

وقت	پروگرام
۴-۰۰	صبح بیداری
۴-۰۰ تا ۴-۱۵	تیاری برائے نماز تہجد (سب خدام مقام اجتماع میں نماز تہجد کی ادائیگی کیلئے پہنچ جائیں)
۴-۱۵ تا ۴-۴۵	نماز تہجد
۵-۰۰ تا ۵-۴۵	نماز فجر و درس القرآن
۵-۴۵ تا ۷-۰۰	ناشتہ
۷-۰۰ تا ۸-۰۰	کبڈی فائینل
۸-۰۰ تا ۹-۰۰	فٹ بال فائینل۔ والی بال فائینل
۹-۰۰ تا ۹-۳۰	ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۹-۳۰ تا ۱۱-۰۰	تلقین عمل (مہتممین اپنے اپنے شعبہ کے بارے میں ہدایات دیں گے)
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰	پرچہ ذہانت (ہر خادم کے لئے لازمی ہوگا)
۱۱-۳۰ تا ۱-۰۰	شوریٰ
۱-۰۰ تا ۲-۱۵	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز
۲-۱۵ تا ۲-۳۰	نماز ظہر و عصر
۲-۳۰ تا اختتام	تقسیم انعامات و الوداعی خطاب از صدر صاحب مجلس مرکزیہ

دعاء

خاکسار رفیق احمد ثاقب
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسارہ کے لڑکے لفٹنٹ سید ناصر احمد شاہ آف پاکستان نیوی کو ۳۱ر جولائی اور یکم اگست ۱۹۶۳ء کی درمیانی رات دوسرا لڑکا (جو ان کا چوتھا بچہ ہے) عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام اس کی نانی جان محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ کے خواب کی بناء پر وقاص احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود حضرت ڈپٹی سید غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا ہے۔ اور مکرم چوہدری سعید صاحب ابن نواب چوہدری محمد دین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

خاکسارہ:۔ صفیہ بانو اہلیہ
پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد شاہ صاحب لاہور

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو وہ اس عرصہ تک چندہ عام ادا کرتے رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے (۴) وصیت کنندگان اسیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۱۵۴:- میں احمد بی بی زوجہ چوہدری غلام علی صاحب قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۶۶ سال بیعت نومبر ۲۴ء ساکن اوچیان گھر ولیاں ڈاک خانہ ڈنڈپور ضلع سیالکوٹ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۹ $\frac{5}{63}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ بتاریخ ۹ $\frac{5}{63}$ میری آمد اس وقت کوئی نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ۲۰۰/- روپے نقد ۳۲ روپے حق مہر بذمہ خاوند ۱ دو بالیاں طلائی وزنی ½ ۱ تولہ جن کی قیمت ۱۶۲/۵۰ روپے ہے میں اپنی اس مندرجہ بالا جائداد کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دوں گی اور اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرے ترکہ کے ½ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا احمد بی بی
گواہ شد آغا سیف اللہ ولد آغا حاجی اللہ رکھا جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد داؤد احمد حنیف ولد چوہدری سید محمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۷۱۵۵:- میں مریم صدیقہ زوجہ بشیر الدین احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری و ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ و ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۳ $\frac{7}{63}$ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرا زیور طلائی وزنی بیس تولہ مالیتی مبلغ دو ہزار چار سو روپیہ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے ۱۱ عدد چوڑیاں وزنی ۱۱ تولہ قیمت ۱۳۲۰ روپے ۳ جوڑے کانٹے ماپس وزن ½ ۱ تولہ قیمت ۱۸۰ روپے ایک عدد لاکٹ ½ ۱ تولہ قیمت ۱۸۰/- روپے ۳ انگوٹھیاں وزنی ۱ تولہ قیمت ۱۲۰/- روپے اجوڑی جھمکی وزن ½ تولہ قیمت ۶۰/- روپے ایک جوڑی گھر ایک تولہ قیمت ۱۲۰ روپے ایک عدد گلوبند ½ ۲ تولہ قیمت ۳۰۰/- روپے ایک ہار وزنی ایک تولہ قیمت ۱۲۰/- روپے میزان زیور بیس تولہ قیمت ۲۴۰۰ روپے۔ میں اس کے ½ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے اس کے بھی ½ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ½ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ علاوہ ازیں میری آمد اس وقت ۶۵ روپے ہے جو بسلسلہ ملازمت مجھے حاصل ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ مریم صدیقہ اہلیہ بشیر الدین احمد اٹک آئل کمپنی مورگاہ راولپنڈی گواہ شد قاضی محمد نذیر صدر حلقہ مسجد 2793/ سی آریہ محلہ راولپنڈی
گواہ شد عبد الرحمن خاکی مکان نمبر B-219 سی آریہ محلہ راولپنڈی

نمبر ۱۷۱۵۶:- میں مبارک احمد ولد حاجی محمد امین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تہال ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۱ $\frac{7}{63}$ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا متروکہ جس قدر ثابت ہو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
العبد مبارک احمد ولد حاجی محمد امین، گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی لپٹ در۔ گواہ شد بختیار احمد سیکرٹری وصایا لپٹ در شہر۔

نمبر ۱۷۱۵۷:- میں غلام احمد ولد میاں غلام محمد صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۱ $\frac{5}{63}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ العبد غلام احمد ولد میاں غلام محمد
گواہ شد ڈاکٹر محمد احسان سیکرٹری وصایا سیالکوٹ
گواہ شد محمد حیات ولد میراں بخش محلہ جانیاں گلی انگریزاں سیالکوٹ۔

نمبر ۱۷۱۵۸:- میں زرینہ بٹ زوجہ غلام احمد قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۱ $\frac{5}{63}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے کانٹے وزن ½ ۲ تولہ قیمتی ۳۰۰/- روپے نقد ۷۰۰/- روپے مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے میزان ۱۵۰۰/- روپے میں اس جائداد کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کا حصہ وصیت مبلغ ۱۵۰/- روپے میں نے مورخہ $\frac{6}{63}$ کو مقامی جماعت میں ادا کر دیا ہے علاوہ ازیں میری کوئی آمد یا جائداد نہیں اگر میں مزید کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
الامۃ زرینہ بٹ۔ گواہ شد۔ غلام احمد ولد غلام محمد
گواہ شد محمد حیات ولد میراں بخش۔

نمبر ۱۷۱۵۹:- میں منور احمد ولد اللہ بخش قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۲۵ $\frac{2}{63}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں بطور سرمایہ مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے جو تجارت پہ لگایا ہوا ہے اس روپے سے مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی مذکورہ رقم جو تجارت پر لگائی ہوئی ہے اور اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوا کرے گی اس کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد منور احمد ولد اللہ بخش
گواہ شد عبد الغنی ولد محمد عالم گواہ شد محمد جمیل خان ولد پیر محمد۔

نمبر ۱۷۱۶۰:- میں بشیر الدین احمد ولد عبد الرحمن صاحب خاکی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۱۳ $\frac{7}{63}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ایک کنال قطعہ زمین واقعہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ہے جس کی قیمت ۳ ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی، اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ½ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۷۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ½ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد بشیر الدین احمد، اٹک آئل کمپنی مورگاہ راولپنڈی۔
گواہ شد عبد الرحمن خاکی آریہ محلہ راولپنڈی)

اعلان نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ ستمبر ۶۳ء کو بعد نماز فجر مسجد اقصیٰ قادیان میں عزیزہ صادقہ بیگم بنت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مدراس کا نکاح مبلغ گیارہ سو روپیہ حق مہر پر عزیز ناصر احمد صاحب ولد عبد الحق صاحب ساکن خیر پور میرس (مغربی پاکستان) کے ساتھ پڑھا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

رباط ۱۶ اکتوبر۔ مراکش اور الجزائر کی فوجوں کی لڑائی دور دور تک پھیل گئی ہے اگرچہ الجزائر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ حاسی بیدا اور تنجواب چوکیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا ہے۔ لیکن کل لندن گئے مراکش کے ایک فوجی ترجمان نے اس اعلان کو مضحکہ خیز قرار دیا اور کہا ابھی تک ان چوکیوں پر مراکشی فوج کا قبضہ ہے۔ آپ نے کہا الجزائری فوج نے جوابی حملے کئے۔ مگر سب ناکام بنا دئے گئے اور اب لڑائی ان دو چوکیوں تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ دور تک پھیل چکی ہے۔

انڈیا ریڈیو نے الجزائر ریڈیو کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ مراکشی فوج طیاروں اور ٹینکوں کی مدد سے ساٹھ میل تک الجزائری علاقے میں گھس چکی ہے اور اس وقت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ شاہ حسن ثانی والئے مراکش نے ایک نشری تقریر میں کہا یہ جنگ ہم پر ٹھونسی گئی ہے۔ وزیر خارجہ الجزائر کی اطلاع کے مطابق الجزائر افریقی اتحاد کی کانفرنس میں یہ مسئلہ پیش کرنے والا ہے۔

• پشاور ۱۷ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل شام یہاں زور دے کر کہا کہ حکومت ملک میں مختلف سیاسی جماعتوں کے فنڈ کے نظام کو باقاعدگی سے ہمکنار کرنے کی غرض سے ایک قانون جاری کرنا چاہتی ہے تاکہ جماعتیں مناسب اور جائز ذرائع سے ہی چندہ جمع کر سکیں صدر ایوب کل شام یہاں ایک استقبالیہ میں خطاب کر رہے تھے اس تقریب کا اہتمام خود صدر نے کیا تھا۔ اور اس میں پشاور ڈویژن میں اپنی پارٹی (کنونشن مسلم لیگ) کے لیڈروں اور کارکنوں کو مدعو کیا تھا۔ اس تقریب میں گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان مرکزی وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان، صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم خان، صوبائی وزیر مال خان وزیر محمد خان، پیر صاحب مانکی شریف اور اس علاقہ کے قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان نے بھی شرکت کی۔

• پشاور ۱۷ اکتوبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے اسلامیہ کالج کی گولڈن جوبلی کا افتتاح کرتے ہوئے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ خدمت خلق کے ذریعے سچی خوشی حاصل کرنے کی کوشش کریں آپ نے کہا اس سے نہ صرف عوام کی شکر گزاری کے ذریعے صلہ ملتا ہے۔ بلکہ ذہنی سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ صدر نے سر سید احمد خاں اور صاحبزادہ عبد القیوم کی تعلیمی خدمات کو سراہا۔ صدر نے سماجی خدمت کرنے والے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ یونین کونسلوں کے تعاون سے سماجی بہبود کا کام شروع کریں۔

• لاہور ۱۷ اکتوبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے چاول کے حصول اور تقسیم کی موجودہ پالیسی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آئندہ فصل کے دوران میں حکومت تمام اقسام کا تین لاکھ تیس ہزار ٹن چاول خریدے گی۔ اس سال باسمتی چاول کی قیمت خرید میں دو روپے من کا اضافہ کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔

• برسلز ۱۷ اکتوبر۔ یورپ کی مشترکہ منڈی اور ایران نے سہ سالہ تجارتی معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت یورپ کی مشترکہ منڈی ایسے خام مال کا ٹیرف گھٹا دے گی۔ جس سے ایران کو خاص طور پر دلچسپی ہے۔

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام (بقیہ صفحہ ۵)

اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالے سب کا نام اور کام یہاں لکھنا تو بہت مشکل ہے لیکن ان سب کے لئے خاکسار دعا کی درخواست کرتا ہے۔

خاکسار ایک اور گذارش کرنا بھی ضروری خیال کرتا ہے اور وہ یہ کہ جن علاقوں میں ہم کام کرتے ہیں ان کے پولیٹیکل اور سوشل حالات نہایت سرعت کے ساتھ بدل رہے ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حالات کو صحیح رنگ میں سمجھتے ہوئے احسن طریق پر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد نقی صاحب بیرسٹر ابن حضرت نواب محمد الدین صاحب مرحوم رفیق جنہیں موٹر کے حادثہ میں گذشتہ سال شدید چوٹیں آئی تھیں طویل عرصہ پاکستان میں زیر علاج رہنے کے بعد پچھلے دنوں مزید علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے تھے وہاں آپ حادثات اور دماغی امراض کے ماہر ڈاکٹروں کے زیر علاج رہے ہیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ ان کی صحت پہلے کی نسبت بہتر ہو رہی ہے تاہم ڈاکٹروں نے ۱½ سال تک علاج جاری رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اب آپ وطن واپس تشریف لا رہے ہیں یہاں بھی علاج بدستور جاری رہے گا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار (ڈاکٹر) غلام مصطفےٰ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالبرکات کا سالانہ تربیتی اجلاس

(بقیہ صفحہ ۳)

ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے نیز کارکردگی کا اعلےٰ نمونہ پیش کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد آپ نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انھیں بیش قیمت نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا ابھی زعیم صاحب نے جو رپورٹ پڑھی ہے وہ بظاہر چھوٹے چھوٹے کاموں پر مشتمل ہے لیکن اگر اس جذبہ کو مدنظر رکھا جائے جس کے ماتحت یہ کام سرانجام دیئے گئے ہیں تو یہ چھوٹے چھوٹے کام بڑے عظیم نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی کام کی قدروقیمت کا اندازہ اس کام کی وسعت سے نہیں لگایا جاتا بلکہ اس جذبہ کے مطابق لگایا جاتا ہے جو اس کام کا اصل محرک ہوتا ہے ایک دنیادار آدمی اگر اس رپورٹ کو سنے تو شاید ہنس دے کہ یہ بھی کوئی کام ہوا کہ اتنے مریضوں کی عیادت کی اتنے لوگوں کو قرآن مجید پڑھنا سکھایا وغیرہ وغیرہ اور کوئی عجب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ اتنے چھوٹے چھوٹے کام سرانجام دے کر یہ اسلام کو ساری دنیا میں کیونکر غالب کر سکتے ہیں حالانکہ یہی چھوٹے چھوٹے کام اگر خالصتاً محبت الٰہی اور محبت رسولؐ کے نتیجہ میں اس جذبہ کے ماتحت سرانجام دیئے جائیں کہ ہم نے بالآخر ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دکھانا ہے تو پھر ان بظاہر چھوٹے نظر آنے والے کاموں کی قدروقیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا بلاشبہ یہی چھوٹے چھوٹے کام بالآخر دنیا میں انقلاب لانے کا موجب بن سکتے ہیں پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اندر وہ جذبۂ دل پیدا کریں جو چھوٹے چھوٹے کاموں کو بے انداز قدروقیمت سے ہمکنار کرنے کا باعث ہوا کرتا ہے یہ جذبہ اسی طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم جو کام بھی کریں خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو ہم اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر کریں اور اس نیت سے کریں کہ تا دنیا پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپ کی عظمت و جلالت شان ظاہر ہو۔ اور دنیا آپ کی والہ و شیدا بن کر آپ کے جھنڈے تلے آ جمع ہو۔ اگر ہم اس نیت سے کام کریں گے تو خدا تعالےٰ ہمارے چھوٹے چھوٹے کاموں کو بھی عظیم الشان ثمرات کا حامل بنا دے گا کیونکہ اس کو سب قدرت حاصل ہے وہ قادر مطلق ہے وہ صفت رحیمیت کے ماتحت ہماری حقیر کوششوں میں بے انداز برکت ڈال کر انھیں عظیم الشان نتائج کا حامل بنا سکتا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں ہمارے وسائل نہایت درجہ محدود ہیں اور جو کام ہمیں سرانجام دینا ہے وہ بے انتہا عظیم الشان ہے ساری دنیا کو راہ راست پر لانا بظاہر محال اور ناممکن نظر آتا ہے لیکن اگر ہم اپنے جملہ وسائل خواہ وہ کتنے ہی محدود کیوں نہ ہوں بروئے کار لے آئیں اور جو کچھ ہمارے بس اور ہماری طاقت میں ہے وہ کر دکھائیں تو پھر دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ کر کھینچ لائے گا۔ مقدور بھر کوشش انسان کا کام ہے اور صفت رحیمیت کے ماتحت اس کے عظیم الشان نتائج پیدا کرنا خدا کا کام ہے پس جب بھی دیر ہوگی ہماری طرف سے ہوگی ورنہ وہ تو ہماری حقیر کوششوں کو بشرطیکہ وہ ہماری وسعت اور طاقت کے عین مطابق ہوں عظیم الشان نتائج سے نوازنے کے لئے ہر آن تیار ہے اور وہ برابر نوازتا چلا آرہا ہے۔

اس ضمن میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے قرآن مجید کی روشنی میں اس امر کو بھی بڑی عمدگی سے واضح فرمایا کہ گو انسان ضعیف البنیان ہے اپنی ہمتوں کو کبھی پست نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ جہاں ایک لحاظ سے انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے وہاں دوسرے لحاظ سے اس کو بے انداز طاقتیں قوتیں اور صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں جتنی کہ کائنات میں جتنی بھی طاقتیں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب خدا تعالےٰ نے انسان کے مختصر سے وجود میں رکھ دی ہیں آسمانوں کی وسعتیں، پہاڑوں کا ثبات، سمندروں کی گہرائیاں اور کائنات کی نہاں در نہاں قوتیں سب انسان کے اندر موجود ہیں اسی لئے انسان کو عالم صغیر قرار دیا گیا ہے۔ اور یہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا مطلب ہے کہ اگر انسان اپنے نفس کو پہچان لے تو وہ اپنے پیدا کرنے والے کو بھی ضرور شناخت کر لے گا اور اس کی بے مثال قوتوں اور طاقتوں پر بھی ایمان لے آئے گا۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کی اصلاح کر کے خدا تعالےٰ کی ودیعت کردہ طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور ہمیشہ نیت یہی رکھے کہ وہ جو قدم بھی اٹھائے گا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا والہ و شیدا بنانے کی غرض سے اٹھائے گا تو پھر اس کی کامیابی یقینی ہے آپ نے فرمایا ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنے نفوس کی اصلاح کر کے اور اسے حد کمال تک پہنچا کر اپنی خداداد طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور اپنے پورے وسائل کو دین کی خدمت میں لگا دیں اور پھر نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں وہ اپنی صفت رحیمیت کے تحت ایسے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے گا کہ یہ دنیا یکسر بدل جائے گی۔

اصلاح نفس اور خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے ضمن میں آپ نے قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی کماحقہ اتباع اور پیروی کا پر بہت زور دیا اور اس کی اہمیت کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔

اس بصیرت افروز خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔